عبداللہ طارق سہیل

سنگین وفاداری

- حیرت ناک خبر ہے!

حکمران مسلم لیگ مشرف کو بیرون ملک اجازت دینے کا فیصلہ نہ کر سکی اور وزیر اعظم کی زیر صدارت اعلیٰ سطح کے پارٹی اجلاس کو ملتوی کر دیا گیا۔ خبر ہے کہ شاید آج ''پنچھی'' کو باعزّت بھاگنے کی اجازت مل جائے۔ اجلاس میں کچھ لوگ اجازت دینے کی حمایت کرتے رہے جبکہ باقی مخالف تھے۔ یہ باقی اکثریت میں تھے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ اس اجلاس کو بلانے کی ضرورت ہی کیوں پڑی۔ مشرف پر فرد جرم عائد ہو چکی۔ اب وہ با قاعدہ ملزم ہے۔ اسے باہر بھیجنے کی اجازت کا سوال ہی غلط ہے۔ لگتا ہے، کہیں نہ کہیں سے دباؤ آ رہا ہے اور ڈکٹیشن قبول نہ کرنے والوں نے دباؤ قبول کر لیا۔ ڈکٹیشن اور دباؤ میں فرق تو ہوتا ہی ہے۔ باہر جانے کی اجازت کا جواز یہ بتایا گیا ہے کہ مشرف کی والدہ بیمار ہیں۔ ایسا ہے تو جو ریاست مشرف کی سکیورٹی کیلئے ہر ماہ ۲۰ کروڑ روپے خرچ کر سکتی ہے، وہ اس کی والدہ کو پاکستان لانے کیلئے ذرا سی رقم کیوں نہیں خرچ کر سکتی؟

لیکن ایسی صورت میں سوال اٹھے گا کہ مشرف کی والدہ کا علاج کہاں ہوگا۔ مشرف بیمار پڑا تو پتہ چلا کہ پاکستان میں ایسا کوئی ہسپتال ہے ہی نہیں جہاں ڈھنگ کا علاج ہو سکے۔ سوائے اسلام آباد کے فوجی ہسپتال کے جس کی بہت شہرت سنی تھی کہ اس جیسا کامیاب علاج کہیں اور نہیں ہوتا لیکن مشرف کیس نے یہ شہرت بھی غلط ثابت کر دی۔ تین مہینے ہو گئے، مشرف ابھی تک ''لاعلاج'' ہے۔ دل جلے تو یہ بھی کہتے پائے گئے ہیں کہ اس سے اچھا تھا کہ لاہور کے میو ہسپتال میں داخل کرا دیتے۔ ہفتے بھر میں علاج ہو جاتا۔ یہ کیسا ''ایلیٹ ہسپتال'' ہے۔ جو تین مہینے میں بھی مریض کا مزاج، معاف کیجئے گا، مرض درست نہ کر سکا! درست کیا کر سکتا، وہ تو مرض کی تشخیص بھی نہیں کر سکا۔

- یہ تو تحریر کی کہانی تھی، تصویر کی کہانی کچھ اور ہے۔ فرد جرم لگوانے کیلئے مشرف عدالت آیا تو ہٹا کٹا تھا (براہ کرم دونوں لفظوں کو اکٹھا پڑھیئے اور صرف ایک کو، خاص طور سے بعد میں آنے والے کو زور دے کر پڑھنے کی ضرورت نہیں)۔ تصویر کی کہانی یہ ہے کہ عدالت آنے سے پہلے مشرف نے ''بسترِ علالت'' پر ایک تصویر کھنچوائی جو سارے اخبارات نے چھاپی۔ اس تصویر کو دیکھ کر نہیں لگتا کہ مرض اس کے پاس سے بھی پھٹکا ہوگا۔ ہٹائیت اور کٹائیت اس تصویر سے پھوٹ رہی ہے۔ مجسم ہٹائیت اور کٹائیت بنا بیٹھا مشرف اپنے لب کھولے ہوئے ہے۔ لگتا ہے بات کرنے والا ہے یا کر چکا ہے۔

کیا بات کی ہوگی؟ یہی کہ ''ڈرتا ورتا کسی سے نہیں''

مشرف پر جو کیس چل رہا ہے، وہ سنگین غدّاری کا کیس ہے اور فردِ جرم جو اس پر لگی ہے اس میں بھی نمایاں نکتہ یہی سنگین غدّاری ہے۔ سنگین غدّاری انگریزی اصطلاح ہائی ٹریزن (High Treason) کا اردو ترجمہ ہے جس پر شجاعت مشاہد، متحدہ اور دیگر ''پیر بھائیوں'' کو سخت اعتراض ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ترجمہ غلط ہے۔ کسی نے انہیں ٹھیک مشورہ دیا ہے کہ ترجمہ غلط ہے تو ٹھیک کرلیں۔ جو بھی ترجمہ کرلیں، رہے گا تو ہائی ٹریزن ہی۔ پھول کو جو بھی نام دو، پھول ہی رہے گا اور کانٹے کا نام بدل کر جو چاہے رکھ دو، اس کی نوک نکیلی اور کٹیلی ہی رہے گی۔

ٹھیک ترجمہ کیا ہوسکتا ہے؟ آسان حل یہ ہے کہ سنگین غدّاری کے لفظ کو سنگین وفاداری کے نام سے بدل دیا جائے۔ پھر تو مشرف اور اس کے بیعت یافتگان جملہ پیر بھائیوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ چنانچہ خبریں اس سرخی کے ساتھ چھپیں گی: مشرف پر سنگین وفاداری کے مقدمے کی سماعت۔ پیشی کے روز سرکاری وکیل اکرم شیخ نے جب مشرف سے یوں مکالمہ کیا کہ مجھے آپ کی وفاداری پر کوئی شبہ نہیں تو دراصل وہ یہی ''ترجمہ'' استعمال کررہے تھے اور ان کا مطلب تھا'' مجھے آپ کی سنگین وفاداری پر کوئی شبہ نہیں''۔

لیکن ابھی تو دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ ڈکٹیشن قبول نہ کرنے والی مسلم لیگ نے ''دباؤ'' قبول کرلیا اور مشرف کمانڈو ایکشن کرتے ہوئے ملک سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہوگیا تو مقدمہ ازخود ہی لاپتہ ہوجائے گا۔ پھر اس بحث میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی کہ ہائی ٹریزن کا ٹھیک اردو ترجمہ کیا ہے!

● ایران اپنے باغیوں کے مسئلے پر ان دنوں پاکستان کے گریبان گیر ہے اور آئے روز نئی دھمکی دیتا ہے۔ حالیہ واقعہ یوں ہوا کہ ایران کی حدود میں باغیوں نے کارروائی کی، وہیں ایک گارڈ کو ماردیا اور اس کی لاش ایرانی علاقے میں ہی پھینک دی لیکن ایران نے غصّہ پاکستان پر نکالا۔ کیوں؟

اور باغیوں کا یہ مسئلہ تو ڈیڑھ دہائی سے ہے۔ پہلے ایران نے ایسا کچھ کبھی نہیں کہا تھا، اب اس کا رویّہ اتنا زیادہ جارحانہ ہوگیا ہے۔ کیوں؟

کیوں کا جواب ''امریکہ'' کی تبدیلی نام ومقام میں ہے۔ پہلے ''شیطانِ بزرگ'' تھا، اب ''مہربان بزرگ'' ہوگیا ہے اور اس بزرگی میں بزرگوار بھارت کی بزرگی بھی شامل ہے۔

یہ ہے کیوں کا جواب